

66891-کیا رمضان المبارک کے کیلنڈروں پر اعتماد کرنا صحیح ہے؟

سوال

ہم سعودی عرب کے قفہ نامی علاقہ میں رہتے ہیں، اور رمضان المبارک میں سحری اور افطاری اور نمازوں کے اوقات کے لیے بہت مدت سے ام القری کیلنڈری اور ہفتی پر عمل کرتے چلے آ رہے، لیکن ایک برس یا اس سے کچھ زیادہ مدت قبل اسلامک سینٹر والوں نے قفہ کے لیے خاص کیلنڈر اور ہفتی تقسیم کی جس میں بعض اوقات دس یا اس سے کچھ کم منٹوں کا ام القری کیلنڈر سے فرق پایا جاتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ اب لوگ دو قسموں میں بٹ گئے ہیں، بعض دیہاتوں اور بستیوں کے لوگ مکہ مکرمہ کے اوقات والے کیلنڈر پر عمل کرتے ہیں، اور بعض لوگ اس علاقہ کی خاص ہفتی پر عمل کرنے لگے ہیں، اب ہماری مشکل روزوں میں بھی شروع ہو چکی ہے کہ آیا ہم مکہ مکرمہ کا کیلنڈر جو قفہ کے کیلنڈر سے دس منٹ تاخیر بتاتا ہے اس پر عمل کریں یا کہ اپنے علاقہ کے خاص کیلنڈر پر، کیا مکہ مکرمہ کے کیلنڈر کے مطابق روزہ رکھنے والے کا روزہ صحیح ہوگا کیونکہ اس نے علاقے کے کیلنڈر کے اعتبار سے دس منٹ لیٹ سحری کی، تو اس طرح اس کا روزہ صحیح نہیں کیونکہ اس نے اذان کے بعد سحری کھائی ہے؟
گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں سنجیدگی کے ساتھ بحث و تحقیق کی جائے کیونکہ لوگوں میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔

پسندیدہ جواب

اول :

لوگوں کے مابین جو کیلنڈر اور ہفتیاں منتشر ہیں ان پر دو شرطوں کے بغیر عمل اور اعتماد کرنا جائز نہیں :

پہلی شرط :

اسے جاری کرنے والے اہل علم اور تجربہ کار لوگ ہوں۔

دوسری شرط :

وہ کیلنڈر اس علاقے کے ساتھ خاص ہو جہاں سے یہ جاری ہوا ہے، اور اس علاقے سے دور بسنے والے شخص کے لیے اس کیلنڈر اور ہفتی پر عمل کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان دونوں علاقوں کے نظام الاوقات میں فرق ہوتا ہے۔

اور جس شخص کے پاس یہ کیلنڈر، ہفتی یا نظام الاوقات موجود نہ ہو جس پر وہ سحری اور افطاری کے لیے اعتماد کرے، تو اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ طلوع فجر اور غروب آفتاب کا مشاہدہ کر کے تحقیق کرے، یا پھر کسی امانتدار مؤذن پر اعتماد کرے جو اوقات کا علم رکھتا ہو۔

چنانچہ جب علم ہو کہ مؤذن طلوع فجر صادق ہونے پر اذان کہتا ہے تو اذان سنتے ہی فوری کھانے پینے سے رک جانا چاہیے، اور اگر اس کے متعلق علم ہو کہ وہ غروب آفتاب کے بعد اذان دیتا ہے تو روزہ افطار کرنا حلال ہوگا طلوع فجر یا غروب آفتاب سے کچھ مدت بعد اذان دینے والے کا اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

دوم :

سوال نمبر (8048) کے جواب میں شیخ عبد الرحمن البراک حفظہ اللہ کی کلام بیان ہو چکی ہے کہ :

"یہ جنتری وکیلنڈر اور نظام الاوقات لوگوں کے لیے گھنٹوں اور منٹوں کے حساب سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا ایک وسیلہ بن چکے ہیں، چنانچہ اس کا خیال کرنا چاہیے"

لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ اس وضع کردہ نظام الاوقات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی، سوال نمبر (26763) کے جواب میں شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض کیلنڈروں اور نظام الاوقات میں غلطیوں کے متعلق کلام بیان ہو چکی ہے، یہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوشش و بیسار ہے۔

اور یہ معلوم ہی ہے کہ "ام القری" کیلنڈر اور نظام الاوقات ایک بلند مصداقیت رکھتا ہے، چنانچہ سعودی عرب کے مفتی عام اور کبار علماء کمیٹی اور مستقل فتویٰ اور بحث علمی کمیٹی کے چترین شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بات کہی ہے کہ :

ام القری کیلنڈر اور نظام الاوقات ایک دقیق اور شرعی نظام الاوقات ہے اس میں شک کرنا ممکن نہیں "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

امت کے علماء کرام نے اس نظام الاوقات اور کیلنڈر کی توثیق کی ہے اور تجربہ بھی ہوا اور اس کی تطبیق بھی کی گئی جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ شرعی اوقات کے مطابق ہے۔

اور شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1418 ہجری میں ایک بیان جاری کیا تھا جس میں ام القری کیلنڈر کی توثیق کی گئی تھی "انتهی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس میں فجر کے اوقات کا بسط فرق یعنی تقریباً پانچ منٹ کا فرق پایا جاتا ہے، آپ یہ بیان سوال نمبر (66202) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

سوم :

القنذہ شہر کے متعلق یہ ہے کہ : یہ علاقہ بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے جو مکہ اور جدہ کے متوسط شمالی اور جازان کے جنوبی طرف مکہ اور جدہ سے (380) کیلومیٹر جنوب میں واقع ہے، اور خط طول بلد پر (41.5) مشرق اور عرض بلد (19.8) ڈگری پر شمال میں واقع ہے۔

لیکن مکہ مکرمہ خط عرض (21.27) پر شمال اور طول (39.49) مشرق میں واقع ہے۔

اور نمازوں کے اوقات میں ام القری نظام الاوقات کے حساب سے غور و فکر کرنے سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ مکہ اور قنذہ کے درمیان مسافت کی بنا پر ان علاقوں کے اوقات میں فرق ہے، چنانچہ قنذہ والوں کے لیے ام القری تقویم پر اعتماد کرنا صحیح نہیں۔

چنانچہ اس دن یعنی : مثلاً : 30 رجب 1426 ہجری نمازوں کے اوقات درج ذیل ہیں :

مکہ مکرمہ :

فجر : چار بجکر چالیس منٹ (4.44)

طلوع آفتاب : چھ بجکر چار منٹ (6.4)

ظہر بارہ بجکر ایس منٹ (12.19)

عصر تین بجکر چوالیس منٹ (3.44)

مغرب چھ بجکر چونتیس منٹ (6.34)

عشاء آٹھ بجکر چار منٹ (8.4).

التقنہ کی نمازوں کا وقت :

فجر: چار بجکر چونتیس منٹ (4.34)

طلوع آفتاب: چھ بجکر ایک منٹ (6.1)

ظہر بارہ بجکر پندرہ منٹ (12.15)

عصر تین بجکر سونتیس منٹ (3.37)

مغرب چھ بجکر اٹھائیس منٹ (6.28)

عشاء سات بجکر اٹھاون منٹ (7.58).

تو اس طرح یہ معلوم ہوا کہ اسلامک سینٹر مکتب جالیات والوں نے جو نظام الاوقات آپ کے لیے تقسیم کیا ہے وہ صحیح ہے، جو آپ کے علاقے کے ساتھ مختص ہے۔

اور آپ نے اوقات میں جو فرق بیان کیا ہے وہ واقعاً بالفعل موجود ہے اس لیے آپ اوقات میں اس فرق کو مد نظر رکھیں اور اس کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی نمازیں اور روزے کی ادائیگی کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق نصیب کرے اور اپنی رضا کے کام کرنے کی راہنمائی دے۔

واللہ اعلم۔